سوال

(51) اولیاء اللہ ظاہری آنکھوں خدا تعالی کا دیدار کرنا؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اولیاء اللہ ظاہری آنکھوں سے بیداری کی حالت میں بغیر کسی تاویل کے خدا تعالی کو دنیا میں دیکھ سکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صورت مرقومہ میں نہیں دیکھ سکتے۔ اوراس پر تمام اہل سنت کا اجماع ہے۔ اوراس کا دعوی کرنے والا جھوٹا ہے۔ چنانچہ منہج الازہر میں مسئلہ پر پوری بحث کی گئی ہے۔ لکھتے ہیں میرے پاس۔ مبدرجہ بالا مضمون کا ایک سوال آیا۔ میں اپنی صوابدید کے مطابق اسی پر جواب لکھا۔ اوراس اہل سنت والجماعت کے تمام ائمہ کا اجماع ہے۔ کہ عقلی طور دنیا اور آخرت میں اللہ تعالی کی رویت ظاہری آنکھوں سے جائز ہے اور آخرت میں نقلاوسمعاثابت فی اعتقادنا فاسد وزعم کا سدوفی حضین منلال و تضلیل وفی مطعن وبیل وبعید عن سواء السبیل فقد قال صاحب التعریف وہو کتاب لم یصنف مثلہ فی التصوف اطبق المشائخ کلہم علی تضلیل من قال ذلک وتکذیب من ادعی ہنالک و منفوافی ذلک کتباورسال منہم ابوسعید الخزاروالجنید ومرحوابان من قال ذلک المقال لم یعرف اللہ الملک المتعال واقرہ الشیخ علاء الدین القونوی فی شرحہ وقال ان صح عن احد دعوی نحوہ فیمکن تاویلہ بان غلبة الاحوال یجعل الغائب کالشاہداذاکثراشتغال الشی بشی واستحضارہ لہ کانہ حضر بین یدیہ انتہی دلویدہ حدیث ان تعبداللہ کانک تراہ وکذاحدیث عبداللہ بن عمروحال الطواف کنانری اللہ تعالی وقال صاحب العوارف فی کتابہ اعلام الہدیوعقیدةارباب التقی ان رویة العیان متعزرة فی ہذالاالدار لانہا دارالفناوالاخرة دارالقرار فلقوم من العلماء نصیب من علم الیقین فی الدنیا والاخرین من اعلی منہم رتبة نصیب من عین الیقین کماقال قائل رای قلبی دبی انتہی والحاصل ان الامة قداتفقت علی ہے۔ اوردنیا میں رویت ہوسکتی ہے یا نہیں۔ اس کے متعلق اختلاف ہے اکثریت کا خیال کہ جائزہے دوسرے اس کا انکار کرتے ہیں۔ لیکن جواس کے جواز کے قائل ہیں۔ وہ صرف اس وجہ سے قائل ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے خدا تعالی کو معراج کی رات دیکھا ہے۔ اوردوسرے کسی کےلئے اس کوثابت نہیں کرتے اور آنحضرت ﷺ کے دیکھنے کے متعلق بھی توسلف میں اختلاف تھا۔ صیح یہی ہے۔ کہ آنحضرت ﷺ نے خدا تعالی کو اپنے دل سے دیکھا ہے۔ آنکھ سے نہیں دیکھا۔ چنانچہ شرح عقاید میں اس کی تصریح ہے۔ اگر کوئی یہ دعوی کرے کہ میں نے اللہ تعالی کو خواب میں دیکھا ہے۔ تو یہ جائز ہے۔ کیونکہ وہ ظاہری آنکھ سے انہ تعالی لایراہ احدفی الدنیا بعینہ ولم یتناذ عوافی ذلک الانبینا صلی اللہ علیہ وسلم حال عروجہ علی ماصرح بہ فی شرح عقیدة الطحاوی ثم ہذاان قبل التوبل السابق فیہا والافان کان مصمما علی مقولہ ولم یرجع بالنقول عن ة عقولہ یجب تعزیرہ وتشہیزہ بمایراہ الحاکم الشرعی وقال بعض ارباب العقائد المنظومة من قال فی الدنیا یراہ بعینہ فذلک زندیق طغی وتمردوخالفا اللہ والرسول وزاع عن الشرع الشریف قدقال ابن الصلاح وابوشامة انہ لایصدق مدعی الرویة فی الدنیا حال الیقظة ومنع کلیم اللہ موسی علی نبینا وعلیہ الصلوة والسلام واختلف بہذا المرام بنبینا صلی اللہ علیہ وسلم فی ذلک المقام کیف تسمع لمن یصل الی مقامہ انتہی کلامہما وقال الکورشی فی سورة النجم منقدرویة اللہ تعالی منہا بالعین لغیر محمد صلی اللہ علیہ وسلم غیر مسلم وقال الاردبیلی فی کتابہ الانوارولوقال انی رای اللہ تعالی عیانا فی الدنیا کفرا انتہی لکن الاقدام علی التکفیر بمجرد دعوی الرویة من اصحاب الحطرفان الخطاء فی افتاء الف کافراہون من الخطاء فی

افتاء مسلم فالصواب ماقدمناه انه ان الضسب الی الدعوی مایخرج عن عقیدۃ اہل التقی حکم علیۃ بانہ من دیکھنا نہیں ہے ۔ بلکہ تصورات شایہ اور تمثیلات خیالیہ کا دیکھنا ہے ۔ اور اگر کوئی یہ کہے کہ میں نے خدا تعالی کی صفات کے مظاہر دیکھے ہیں تو یہ ٹھیک ہے ۔ اور اگر کوئی یہ کہے کہ میں نے بذات خود خدا تعالی کو دیکھا ہے تو پرلے درجہ کا بے دین اور گمراہ ہے ۔ اس کو تعزیر لگانی چاہیے اور شہر میں پھرانا چاہیے صاحب تعرف کا قول ہے ۔ یہ کتاب تصوف کے مضمون میں بے مثال ہے مشائخ طریقت کا اس پر اجماع ہے ۔ کہ دنیا میں کوئی شخص اللہ تعالی کو ظاہری آنکھ سے نہیں دیکھ سکتا روئیت اہل الضلالہ والردی والسلام علی من اتبع الہدی انتہی مافی ضح اہ زہر شرح فقہ اکبر ملا علی قاری ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

واظہرسن الشمس است کہ برکاہ خطاب لن ترانی بموسی علیہ السلام واردشد۔ پس احادامت بصفت لن ترانی چگونہ موصوف نہ شود ونعم ماقیل۔

جلوہ یار گراں بار کہ برداشتہ است

کہ طاقت کوہ وکمر مورکیے است

ومنشور لامع النور وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ إِلَىٰ رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ہی وجوہ المومنین یومذیوم القیمۃ ناضرۃ حسنۃ ناعمۃ الی ربہا ناظرۃ .... شعر ومخبر بدیدار رب غفار در عقبی است ۔ یعنی درجنت نہ دردنیا زیراکہ احساس و قوی ودنیا ازبس ضعیف در معرض است ازیں راہ گزر دیدار الہی بدار دنیا متعذر بخلاف احساس و قوی دارالبقا کہ اقوی دابقی خواہد بود بتقویت رب العزت وقوائے سرمدیت دیدار حضرت صمدیت میسر خواہد بود کلمات طیبات آن سرور کائنات ستون ربکم یوم القیمۃ بخطاب عالمتب درباره دیدار بعین البصر لیسوئے ہمہ صحابہ کرام کہ خلفائے راشدین درین خطاب داخل اندداروداین چنین نفر مودند کہستون ربکم یوم القیمۃ کما ترونہ فی الدنیا پس از آئیت و حدیث واضح گردید کہ دنیائے فانی مقام دیدنی انیست وازینجا تمام اہل سنت وجماعت اتفاق کردند بدین مسئلہ کہ کسے ازاحاد است

خداوندی کا محل آخرت ہے دنیا نہیں ہے ۔ اور اگر کوئی ایسا دعوی کرے ۔ تو وہ زندیق ملحد شریعت کا منکر اور سنت کا مخالف ہے ۔ جب موسی علیہ السلام کو یہ جواب ملتا ہے کہ تو مجھے کبھی نہیں دیکھ سکتا ۔ تو اور کون ہے جو روئیت کا دعوی کرسکے ۔ ملا علی قاری کی سخ الازہر شرح فقہ اکبر میں تمام تفصیل موجود ہے ۔ پھر یہ بھی غور طلب ہے ۔ کہ خداوند تعالی نے فرمایا وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ إِلَىٰ رَبِّهَا نَاظِرَةٌ تو روئیت کو قیامت کے دن پر معلق کیا اگر دنیا میں بھی روئیت ہوسکتی ۔ تو قیامت کے دن کی قید بالکل بے

بخشم ظاہری دربیداری وردار دنیا خدائے تعالی رانمی بنید ونخواہد دید مدعی آن کاذب است ۔

قیدہا بالقیامۃ اشرۃ الی ان الدریۃ الاخرۃ دون الدنیا کذافی فتح الباری والکومانی والعینی شروح البخاری ۔ وپارہ حدیث درصیح بخاری ازابوموسی الشعری این است کہ فرمود آنحضرت ﷺ ومابین القوم وبین ان ینظروالی وبہم الارداء الکبریاء علی وجہہ فی جنت عدن ای جنۃ اقامۃ وہوظرف للقوم لاللہ تعالی وقولہ فی ت الجنۃ متعلق بمعنی الاستقرار فی الظرف فیفید المفہوم انتقاء ہذا الحصر فی غیر الجنۃ والیہ اشار الشیخ التوربشتی بقولہ یریران المومن اذا تبوأ مقعدہ فی الجنۃ تبوأوا الحجب مرتفعۃ والموانع التی تحجبہ عن النظر الی ربہ مضمحلۃ الامایصدہم من ہیبۃ الجلال وسجات الجمال وابہۃ الکبریاء فلایر تفع ذلک منہم الابرافتہ ورحمتہ تفضلا منہ علی عبادہ قال الحافظ ابن حجر وحاصلۃ ان رداء الکبریاء مانع لرویتہ فکان فی الکلام حرف تقدیرہ بعد قولہ الارداء الکبریاء فانہ یمن علیم برفعہ فیحصل لہم الفوز بالنظر الیہ فکان المداد ان المومنین اذا تبووا مقاعدہم من الجنۃ لولا ماعندہم من ہیبۃ الجلال لماحال ینہم وبین لوریۃ حائل فاذا اراد اکرامہم خصہم برافۃ و تفضل علیم تبقو یتہم علی النظر الیہ سبحانہ وتعالی انتہی مافی ارشاد الساری مختصرا وقال النودی اعلم ان مذہب اہل السنۃ قاطبۃ ان رویۃ اللہ تعالی ممکنۃ غیر مستحیلۃ واجمعوا ایضا علی وقوعہا

معنی تھی اور آنحضرت ﷺ نے صحابہ سے فرمایا کہ تم قیامت کے دن اپنے رب کو دیکھو گے ۔ اگر دنیا میں بھی دیدار خداوندی ممکن ہوتا ۔ تو قیامت کے دن کی قید لگانے کی کیا ضرورت تھی ۔ اسی طرح فرمادیتے کہ تم جس طرح دنیا میں خدا تعالی کو دیکھتے ہو ۔ آخرت میں بھی دیکھو گے ۔ امام نوویؒ کا ہے کہ تمام اہل سنت کا عقیدہ ہی ہے کہ روئیت خداوندی دنیا میں نہیں ہوسکتی ۔ آخرت میں ہوگی ۔ اور اس میں متکلمین کے سلف اور خلف بھی متفق ہیں واللہ اعلم بالصواب ۔

فی الاخرۃ نقلا ورویۃ اللہ تعالی فی الدنیا ممکنۃ لکن الجمہود من السلف والخلف من المتکلمین وغیرہ ہم انہا لا تقع فی الدنیا انتہی المرقاۃ مختصرا واللہ اعلم بالصواب فاعتبروا یا اولی الالباب فقط نعم المولی ونعم النصیر (سید محمد نذیر حسین) (سید شریف حسین) (سید احمد حسین) (خادم شریعت رسول الثقلین محمد تلطف حسین) فتاوی نذیریہ جلد اول ص

هذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ علمائے حدیث]

جلد 10 ص 94

محدث فتویٰ